الحق یعلو ولا یعلیٰ

الحمد للہ کہ یہ رسالہ منجانب اہلسنت موسوم بہ

حجۃ الجبار



بجواب فرقہ محدثہ قادیانیہ

مطبع فخر نظامی میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

دربیولا قادیانی گروہ کی ایک کتاب (جسکا نام مضمون "برعکس نہند نام زنگی کافور" - انوار اللہ رکھا گیا ہے۔ اور وہ حال ہی مین مطبع عزیز دکن واقع حیدرآباد دکن طبع ہوکر شایع ہوئی ہے) دیکھی گئی افسوس کہ اوس کے بیباک مولف نے عالیجناب مولنا المولوی الحاج الحافظ محمد انوار اللہ خان صاحب بہادر عم فیضہ اوستاد حضرت بندگان عالی متعالی کے نسبت بہت کچھ گستاخانہ کلمات لکھے ہین مگر ظاہر ہے کہ آفتاب پر خاک اڑانا گویا خود ہی کو خاک مین ملانا ہے۔ اوسی کتاب کے ضمیمہ مین مولف نے حضرت مولنا المولوی الحافظ الحاج الواعظ القاری سید شاہ محمد عمر صاحب قادری دام برکاتہ کو مخاطب کرکے یہ بھی لکھا ہے کہ (جسطرح اربعین مین آپ کو حضرت اقدس نے مباہلہ کے لئے بلایا ہے کیا آپ نے اوسکو منظور کرلیا ہے یا ایّن شائین ادہرادہر کی گپونمیز اس بلاکو اپنے سر سے ٹالا ہوگا۔ آپ نے خطا رجسٹری مین کیا لکھا تھا ذرہ چھپوایئے اور سنایئے ہم بھی تو سنین الخ) اس عبارت کے دیکھنے سے بہت سخت تعجب ہوا کیونکہ چند ہی سال ہوئے کہ قادیانیون کی درخواست مطبوعہ ۲۷ جون ۱۹۰۰ء جو منجانب مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی سکریٹری مجلس قادیانی اور نیز اون کے شرکا۔ ڈیڑھ سو اشخاص کے نام سے شایع ہوئی تھی اور اوس مین انہون نے جمیع علما، ومشائخین ہند و دکن کو مخاطب کرکے ایک خاص امر (ازالہ مرض) کو تائید آسمانی قرار دیکر اوس کے مقابلہ کے لیئے بلایا تھا۔ اوسکا کافی جواب منجانب

اہل سنت حیدر آباد دکن صانہا اللہ عن الشر والفتن بتاریخ ۱۳ اگست سنہ ۱۹۰۱ء مطابق ۱۶ ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ دیا گیا اور بذریعہ رجسٹری انگریزی نمبر (۷۵۵۵) جسکی رسید ہمارے یہان موجود ہے سکرٹری مذکور کی خدمت مین بھیجا گیا تھا۔ اور اوس مین خود اون کے پیشرو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مباہلہ مسنونہ کی دعوت دیگئی تھی۔ اور اوس کے آخر مین صاف طور پر یہبھی لکھا گیا تھا کہ (اس کے جواب کا انتظار[1] سلخ جمادی الثانی ۱۳۱۸ہجری تک کیا جائیگا درصورت سکوت آپکا اور آپ کے پیشرو کا مقابلہ سے عاجز اور اپنے دعوے مین کاذب ہونا مسلّم ہوگا) باوجود اس کے اسوقت تک جو پانچ سال کا زمانہ ہوتا ہے مرزا صاحب یا اونکے سکرٹری مذکور الصدر کی جانب سے جھوٹے منہ بھی کچھ جواب نہ آیا اور صدلئے برنخواست کا پورا ظہور پایا ایک ایسا امر ہے کہ اوس نے ہم سب اہل سنت وجماعت کی جانب سے مرزا صاحب اور اون کے اتباع پر پوری حجت قایم کردی ہے۔ بااین ہمہ گروہ قادیانی کی یہ ہرزہ درائی جو رسالہ مذکور یا اوس کے ضمیمہ مین کیگئی ہے محض لغو اور ناقابل التفات ہے مگر چونکہ اون لوگون نے ہمارے خط رجسٹرڈ مذکور الصدر کے طبع کرنے کی خود خواہش کی ہے۔ اس لئے وہ اس کے ساتھ شایع اور ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ قادیانیون کو چاہئے کہ عبرت کیساتھ آنکھ نیچی کرین اور اپنا گریبان جھانکین۔ ورنہ وہی بات ہے جو کلام نبوت[2] کا مفہوم ہے اور وہ کسی شاعر کے کلام مین یون منظوم ہے۔ اِذَا لَمْ تَخْشَ[3] عَاقِبَةَ اللَّيَالِي وَلَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا تَشَاءُ ۔ فَلَا وَاللّٰهِ مَا فِي الْعَيْشِ خَيْرٌ ۔ وَلَا الدُّنْيَا اِذَا ذَهَبَ الْحَيَاءُ ۔ حضرات ناظرین

[1] جیسا کہ انہون نے بھی اپنی درخواست مذکور الصدر کے صفحہ (۲) مین جواب کیلئے ایک میعاد یعنے نہایت ۱۵ اگست سنہ ۱۹۰۱ء لکھی تھی ۱۲۔

[2] جیسا کہ روایت کی امام بخاری نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ یعنے جو بات کہ لوگون نے قدیم نبوت کے کلام سے حاصل کی ہے وہ یہ ہے کہ جب تو شرم نہ رکھے سو جو چاہے کر ۱۲

[3] ترجمہ۔ جب تو انجام کار سے نہ ڈرے اور نہ شرماوے سو جو چاہے کر۔ خدا کی قسم جبکہ حیا نہ ہو تو پھر زندگی مین کوئی خوبی نہین ہے ۱۲

اسکو انصافانہ ملاحظہ فرمانے کے بعد ضرور یہ نتیجہ پیدا کر سکتے ہین۔ کہ جس گروہ کا متبوع جواب و مباہلہ سے عاجز رہا ہو۔ اوس کے اتباع اگر کچھ لکھین یا شایع کرین تو کب اس قابل ہین کہ اونکا پھر کچھ جواب لکھا جائے یا ادسطرف توجہ کی جائے۔ مسلمانون کو چاہیے کہ قادیانیون کی تحریرات پر ہرگز توجہ نکرین اور اپنے دین و ایمان کی حفاظت فرمائین جسکے لئے یہی چاہیے کہ طریقۂ مسنونہ کی پیروی سلف صالحین کی اقتداء سے اختیار کرین اور علماء اہل سنت کی صحبت اور اونھی کے مؤلفہ و مصنفہ کتب سے فائدہ لین۔ ان کے سوا دوسرے فرقِ محدثۂ ضالہ کی صحبت سے پرہیز رکھین۔ قیامت کے پہلے ایسے اشخاص کا ظہور جو دین اسلام مین فساد برپا کرینگے اور نئی نئی باتین کہنے والے ہون گے احادیث نبویہ سے بخوبی ثابت ہے اور وہ وہی لوگ ہین جو نصوص قرانیہ و حدیثیہ کی ایسی تاویلات کرتے ہین جو مخالف اقوال علماء کرام اور ایمۂ عظام ہین۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا سَوَاءَ الطَّرِیْقِ وَاجْعَلْ لَنَا التَّوْفِیْقَ خَیْرَ رَفِیْقٍ اٰمِیْن بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

خاکسار

سید عبد الجبار قادری کان اللہ لہٗ

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا

الجواب

خدمت مولوی محمد علی صاحب ایم آے ایل ایل بی سکرٹری مجلس و جملہ شرکاء مجلس معتقدین مسیح قادیانی

بیت

فردا کہ پیشگاہ حقیقت شود پدید — شرمندہ رہرو یکہ عمل بر مجاز کرد

ہمنے آپ لوگوں کی درخواست مورخہ ۲۷ جون ۱۹۱۰ء دیکھی جو بوجوہ ذیل بالکل مخدوش اور غیر قابل الالتفات ہے۔

(۱) درخواست مذکور کے صفحہ ۳ میں حق جوئی کے ذریعے تین مقرر کیے (خدا کی کتابیں خدا داد عقل۔ تائید آسمانی۔) میں جو منحصر کئے گئے ہیں۔ یہ انحصار غیر مسلّم ہے۔ کیا وجہ ہے کہ احادیث نبویہ اور اجماع امت جو منجملہ ارکان علوم دین ہیں حق جوئی کے اصول سے علیحدہ سمجھے جائیں۔

(۲) یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا داد عقل کسکا نام ہے اور وہ حق جوئی کا ذریعہ کس طرح بن سکتی ہے کیونکہ پہلے تو آپ نے اوسکو احقاق حق کا ذریعہ ٹھرایا۔ اور پھر اپنے ثبوت دعوے کے لئے غیر ضروری سمجھا۔ دیکھو صفحہ درخواست (۳ و ۵)

لے صفحہ ۳ میں یہ ہے (یہ امر کسی پر پوشیدہ نہیں ہے کہ سنت اللہ کے موافق حق جوئی کے تین ذریعے ہیں خدا کی کتب مقدسہ خدا داد عقل اور خدا کی آسمانی تائیدیں) اور صفحہ ۵ میں بعد ذکر طریق اول کے یوں لکھا ہوا ہے پھر اسکے بعد دوسرا طریق احقاق حق اور ابطال باطل کا عقلی استدلال ہے سو اوس کے ذکر کی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے ۱۲

(۳) ذرایع ثلثہ سے آپ نے اپنے دعوے کے ثبوت مین صرف ایک ہی طریقہ (تایید آسمانی) کو اختیار کیا ہے جسکی وجہ ایسی بتائی گئی ہے کہ اول تو اوس سے صریح مصادرہ علے المطلوب لازم آتا ہے۔ بھلا جو لوگ کہ قادیانی صاحب کے مسیح ہونے کے ہی سرے سے منکر ہون اونکے روبرو آپکا یہ کہنا کہ وہ مسیح حَکَم ہین بالکل ہون آش در کاسہ کا مضمون ہے۔ جس کو کوئی ادنے سمجھ والا بھی تسلیم نہین کرسکتا۔ اور پھر حَکَم کے ایسے معنے کئے گئے کہ قرآن و حدیث سے بالکل چھٹی ملگئی۔ کیونکہ آپ کے روبرو قرآن و حدیث کی جو دلیل پیش کیجائے اوسکو لامحالہ آپ لوگ یا اپنے پیشرو کی بے اصل تاویل سے ماوّل ٹھرائین گے۔ یا حدیث موضوع قرار دین گے۔ جیساکہ درخواست کے صفحہ (۴ و۵) سے ہویدا ہے پس صفحہ ۶ مین آپکا یہ قول کہ (نقلی طور پر آپ لوگ مغلوب ہوچکے ہین محض لغو ہے۔

(۴) آپ لوگون کا تایید آسمانی کو صرف ایک ہی مصداق (ازالۂ مرض) کے ساتھ خاص کرنا جیساکہ صفحہ ۶ مین مرقوم ہے کہ (چند بیمار مصیبت زدہ باتفاق فریقین منتخب ہوکر بطور قرعہ اندازی اون کو اسطرحپر تقسیم کرلین کہ نصف اون مین سے ہمارے امام الوقت کے حصے مین آوین اور نصف اون مین سے آپ لوگون کے حصے مین آوین اور اسی جلسہ مین فریقین دعا کرین کہ

لہ صفحہ ۴ مین یہ عبارت ہے۔ (غرض ہم نے اپنے نور ایمان سے خوب سمجھ لیا ہے کہ نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کے رو سے جسقدر ہمارے امام کا دوسرے علماء سے اختلاف ہے اس اختلاف مین اول تو تمام قرآن اور کافی حصہ احادیث کا ہمارے امام کے ساتھ ہے پھر اگر بعض احادیث جو دراصل قرآن کے مضمون سے بھی مخالف ہین کوئی اور باتین بیان کرتے ہوت تو اونکی ہمین بالکل پروا نہین کرنی چاہیئے کیونکہ اس حَکَم کا یہ حق ہے کہ اوس علم کے ساتھ جو خدا سے اوسنے پایا ہے ایسی حدیثون کو رد کرے اگرچہ وہ دس لاکھ یا اس سے بھی زیادہ ہون) اور صفحہ مذکور کے حاشیہ مین یہ نوٹ دیگئی ہے (ہمارے امام کو مہدی ہونیکا بھی دعوے ہے جیساکہ مسیح ہونے کا دعوے ہے مگر اون کا یہ دعوے نہین کہ مین فاطمی مہدی ہون جو جہاد کرنے والا ہے بلکہ وہ ان تمام حدیثون کو مجروح اور موضوع سمجھتے ہین جو حکومت طلب لوگون کے لئے عباسیون کے عہد اور دوسرے زمانون مین بنائی گئین ہان اون کو اوس عظیم الشان مہدی ہونیکا دعوے ہے جو مسیح موعود بھی ہے۔) *

یا الٰہی ان دونون گروہون مین سے جو سچا گروہ ہے اوسکی دعا کی قبولیت ظاہر فرما اور اوس کو
غالب کر۔ اس دعا کے بعد اگر کسی فریق کے حصے کے مصیبت زدہ جلد یا دیر سے سب کے سب ان
مصیبتون سے رہائی پا جائین یا اکثر رہائی پائین تو وہی فریق صادق سمجھا جائے گا) اول تو یہ ایک
بے دلیل بات ہے۔ اور پھر علے فرض التسلیم جو صورت کہ خاص کی گئی ہے وہ بقول آپ ہی
کے پیشرو کے تائید آسمانی نہین بن سکتی بلکہ ایک مسمریزم کا عمل ہے جسکو خود آپ کے پیشرو مکروہ
و قابل نفرت سمجھتے ہین۔ گو اس فعل کو حضرت عیسے علیہ السلام کے طرف منسوب بھی کیا ہے لیکن اپنے
روحانی طریق پسند ہونے سے ایسے اعمال کا کارہ لکھا ہے چنانچہ ازالۃ الاوہام کے حاشیہ صفحہ
(۵ و ۶) مین مرقوم ہے (عمل الترب مین جسکو زمانہ حال مین مسمریزم کہتے ہین ایسے ایسے عجائبات
ہین کہ اوس مین پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزون پر ڈالکر اون
چیزون کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہین۔ انسان کی روح مین کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی
زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بیجان ہے ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر
ہوتے ہین جو زندون سے صادر ہوا کرتے ہین۔ راقم رسالہ ہذا نے اس علم کے بعض مشق کرنیوالونکو
دیکھا جو اونہون نے ایک لکڑی کی تپائی پر ہاتھ رکھکر اپنی حیوانی روح سے اوسے گرم کیا کہ
اوس نے چار پائیون کی طرح حرکت کرنا شروع کر دیا۔ اور کتنے آدمی گھوڑے کی طرح اوسپر سوار
ہوتے اور اوسکی تیزی اور حرکت مین کچھ کمی نہ ہوئی سو یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ایک شخص
اس فن مین کامل مشق رکھنے والا مٹی کا ایک پرند بنا کر اوسکو پرواز کرتا ہوا بھی دکھا دے تو کچھ
بعید نہین۔ کیونکہ کچھ اندازہ نہین کیا گیا کہ اس فن کے کمال کی کہانتک انتہا ہے۔ اور جبکہ ہم بچشم خود
دیکھتے ہین کہ اس فن کے ذریعے سے ایک جماد مین حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جانورون کی
طرح چلنے لگتا ہے تو پھر اگر اوسمین پرواز بھی ہو تو بعید کیا ہے) اور اوسی کے حاشیہ صفحہ (۷) مین
ہے (اس جگہ یہہ بھی جاننا چاہئے کہ سلب امراض کرنا یا اپنی روح کی گرمی جماد مین ڈالدینا درحقیقت

یہ سب عمل الترب کی شاخین ہین۔ ہر ایک زمانے مین ایسے لوگ ہوتے رہے ہین اور اب بھی ہین
جو اس روحانی عمل کے ذریعے سے سلب امراض کرتے رہے ہین۔ اور مفلوج مبروص مدقوق وغیرہ
اونکی توجہ سے اچھے ہوتے رہے ہین۔ جن لوگون کی معلومات وسیع ہین وہ میرے اس بیان پر
شہادت دے سکتے ہین کہ بعض فقرا نقشبندی و سہروردی وغیرہ نے بھی اِن مشقونکی طرف
بہت توجہ کی تھی۔ اور بعض ان مین یہانتک مشاق گذرے ہین کہ صدہا بیمارون کو اپنے یمین و
یسار مین بٹھا کر صرف نظر سے اچھا کر دیتے تھے۔ اور محی الدین بن عربی صاحب کو بھی اسمین خاص
درجہ کی مشق تھی۔ اولیاء اور اہل سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
کاملین ایسے عملون سے پرہیز کرتے رہے ہین مگر بعض لوگ اپنی ولایت کا ایک ثبوت بتانے کی
غرض سے یا کسی اور نیت سے اِن مشغلون مین مبتلا ہوگئے تھے۔ اور اب یہ بات قطعی اور یقینی
طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح بن مریمؑ باذن وحکم الٰہی۔ الیسعؑ نبی کی طرح اس عمل الترب
مین کمال رکھتے تھے۔ گو الیسعؑ کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔) اور اوسی کے حاشیہ صفحہ
(۹) مین ہے (مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لایق نہین جیسا کہ عوام الناس اسکو خیال
کرتے ہین اگر یہ عاجز اِس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالے کے فضل و توفیق سے
امید قوی رکھتا تھا کہ اِن اعجوبہ نمائیون مین حضرت ابن مریمؑ سے کم نہ رہتا) اور اوسی کے صفحہ (۱۰)
مین ہے (واضح ہو کہ اِس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئین اس مشغولی
مین ڈالے اور جسمانی مرضون کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنے دلی و دماغی طاقتون کو خرچ کرتا
رہے وہ اپنے اون روحانی تاثیرون مین جو روح پر اثر ڈالکر روحانی بیماریون کو دور کرتی ہین
بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اوس کے

لہ ناظرین ان اقوال سے بدیہۃً معلوم کر سکتے ہین کہ کسقدر بیباکانہ اور حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے اولوالعزم پیغمبر کی
شان مین گستاخانہ کلمات ہین جو حد کفر تک پہنچاتے ہین۔ نعوذ باللہ من ہذہ الشقاوۃ منہ

بمحنت بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے) اور اوسی کے صفحہ (۲۲) مین ہے (غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بناکر اور اون مین پھونک مارکر اونھین سچ مچ کے جانور بنادیتا تھا۔ نہین بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوگیا تھا) غرض یہ کہ ازالۂ اوہام مین جبکہ خود تمھارے پیشرو کے قول سے لایق اعتبار نہ رہا بلکہ ایک مسمریزمی عمل قرار پایا جس کے عامل صدہا اس زمانہ مین بھی موجود ہین اور جس مین اسقدر اثر ہے کہ جمادات تک بھی متحرک ہوتے ہین تو پھر کس طرح تائید آسمانی قرار پاسکتا اور تمھارے ثبوت مدعی کا مدار بن سکتا۔ سخت حیرت کا مقام ہے کہ جس چیز سے آپ کے پیشرو متنفر ہون اوسیکو آپ لوگ تائید آسمانی قرار دیوین۔ مزید بران اس مقابلہ تائید آسمانی مین آپ نے شرط اول یعنے صفحہ (۶) کی یہ عبارت (رہائی پانے والا کا نام بذریعہ الہام پہلے سے ظاہر کیا جاتے) جو لگائی ہے وہ بھی آپ کے پیشرو کے قول سے لایق اعتبار نہین ہے۔ دیکھو ازالۂ اوہام صفحہ (۲۱۱ و ۲۱۲) جسکی یہ عبارت ہے۔ (اس جگہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان سے بخوبی ثابت ہوگیا۔ جو وحی کشف یا خواب کے ذریعہ سے کسی نبی کو ہووے اوسکی تعبیر کرنے مین غلطی بھی ہوسکتی ہے) اور یہ عبارت (اس حدیث مین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف طور پر فرمادیا کہ کشفی امور کی تعبیر مین انبیا سے بھی غلطی ہوسکتی ہے) اور اوسی کے صفحہ (۶۳ و ۶۴) مین ہے (اور حقیقت مقصودہ سے بے نصیب رہنے والے وہی لوگ ہوتے ہین کہ جو یہ چاہتے ہین کہ حرف حرف پیشگوئی کا ظاہری طور پر جیسا کہ سمجھا گیا ہو پورا ہوجاتے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہین ہوتا) اور صفحہ (۶۹ و ۷۰) مین ہے (جس قدر دنیا مین ایسے نبی یا ایسے رسول آئے جسکی نسبت پہلی کتابون مین پیشگوییان موجود تھین اونکے سخت منکر اور اشد دشمن وہی لوگ ہوئے ہین کہ جو پیشگوییون کے الفاظ کو اونکی ظاہری صورت پر دیکھنا چاہتے تھے۔) اور حاشیہ صفحہ (۶۳) سے (۷۱) تک یہ لکھا ہے جسکا ملخص یہ ہے

لہٰذا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اوس معجزہ کا انکار ہے جو بنص قرآنی ثابت اور علماء اسلام کا مسلم امر ہے ۱۲۔

(اب یہ جاننا چاہیے کہ دمشق کا لفظ جو مسلم کی حدیث مین وارد ہے یعنے صحیح مسلم مین یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارۂ سفید مشرقی کے پاس اُترین گے۔ پس واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر مین میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس مین ایسے لوگ رہتے ہین جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہین جن کے دلون مین اللہ و رسول کی کچھ محبت نہین اور احکام آلہی کی کچھ عظمت نہین جنھون نے اپنی نفسانی خواہشون کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ اور اپنے نفس امّارہ کے حکمون کے ایسے مطیع ہین کہ مقدسون اور پاکون کا خون بھی اونکی نظر مین سہل اور آسان امر ہے۔ اور آخرت پر ایمان نہین رکھتے اور خدا تعالےٰ کا موجود ہونا اونکی نگاہ مین ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جو انھین سمجھ مین نہین آتا) الیٰ ان قال (اب پہلے ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ خدا تعالےٰ نے مجھپر یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان ہے۔ خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے اور وہ اس بات کا شاہد حال ہے کہ اوس نے قادیان کو دمشق سے مشابہت دی ہے اور یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وکان وعد اللہ مفعولا۔ یعنے ہمنے اوسکو قادیان کے قریب اُتارا ہے۔ اور سچائی کے ساتھ اُتارا اور سچائی کے ساتھ اُترا۔ اور ایک دن وعدہ اللہ کا پورا ہونا تھا۔ گویا یہ فقرہ اللہ جلشانہ نے الہام کے طور پر اس عاجز کے دل پر القا کیا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان۔ اسکی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریبا من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء۔ کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پہ ہے منارہ کے پاس۔ اور صفحہ (۷۶) کے حاشیہ مین ہے (پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادتگاہ مین ان کے چولھے ہین۔ میری پرستش کی جگہ مین انکے پیالے اور ٹھوٹھیان رکھی ہوئی ہین۔ اور چوہون کی طرح میرے نبی کی حدیثون کو کتر رہے ہین۔ ٹھوٹھیان وہ چھوٹی پیالیان ہین جنکو ہندوستان مین سکوریان کہتے ہین۔ عبادتگاہ سے مراد اس الہام مین

زمانہ حال کے اکثر مولویون کے دل مین جو دنیاسے بھرے ہوے ہین۔) الغرض جبکہ بقول تمہارے پیشرو کے خود انبیاؑ کے پیشگویان لایق تاویل ٹھہرین چنانچہ دمشق قادیان قرار پایا وغیرہ وغیرہ اور اون پیش گویون مین غلطی بھی ممکن ہوئی۔ بالخصوص خود تمہارے پیشرو کے الہامات تاویلات سے پُر ہین۔ جن مین سے مشتے نمونہ ہمنے تہوڑے سے الہامات اوپر نقل کئے تو پھر الہام یا اخبار بالغیب کا کیونکر اعتبار کیاجائے۔ اور ایسی بے اعتبار چیز پر کسطرح اتنے بڑے دعوے کا ثبوت موقوف رکھاجائے۔ اور بصورت تسلیم بروقت مقابلہ ہر شخص اپنے الہام سے رہائی پانے والے مریضون کی تعیین نام بنام جو کریگا تو بقول تمہارے پیشرو کے اوس مین تاویل کو گنجایش رہے گی پس ممکن ہے کہ بعد اچھے ہونے مریضون کے اگر کچھ اوس تعیین مین غلطی ظاہر ہو تو وہ شخص تاویل سے اوسکی توفیق و تطبیق کردے جس مین بڑی وسعت ہی مثلا رہائی پانے والے مریض کا نام جو بذریعہ الہام عبدالحکیم بتلایا جائے۔ اور بجاے اوس کے عبدالحلیم اچھا ہو۔ یا یہ کہ غلام احمد بتلایا جائے اور وہ ہلاک ہوکر بجاے اوس کے غلام محمد اچھا ہووے تو اس مین حسب قاعدہ آپ کے پیشرو کے تاویل کو بڑی گنجایش یعنے بلحاظ ترکیب اضافی وغیرہ تطبیق کا عمدہ موقع ہے بخلاف دمشق و قادیان وغیرہ وغیرہ کے کہ بالکل مناسبت معدوم ہے۔ طرفہ یہ کہ صفحہ (۷) ازالۃ الاوہام مین آپ کے پیشرو یہ کہتے ہین (اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جسقدر حضرت مسیحؑ کی پیش گویان غلط نکلین اوسقدر صحیح نکل نہ سکین) پس ضرور ہوا کہ مثیل مسیح کی پیش گویان بھی اکثر غلط نکلین کہ مماثلت اسی کے مقتضی ہے۔

(۵) درخواست کے صفحہ (۷) کے حاشیہ مین اس مقابلہ تائید آسمانی کے لئے آپ لوگونکا یہ قید لگانا کہ (سب ملکر مقابلہ کرین متفرق طور پر ہر ایک سے مقابلہ نہین ہوگا۔) اور صفحہ (۸) مین یہ شرط لگانا کہ (اور آپ لوگون کی طرف سے میان نذیر حسین دہلوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ اور مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی۔ اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور دوسرے

وہ تمام نامی علماء بھی حاضر ہون جنھون نے فتوے تکفیر پر مہرین لگائین یا اب مکفر یا مکذب ہین اوس سے آپ کے پیشرو کے اوس اشتہار کی تکذیب ہوئی جاتی ہے جس کو اونھون نے حصہ اوّل ازالۃ الاوہام کے ساتھ چسپان کیا ہے جسکی عبارت یہ ہے (اگر آپ لوگ مل جلکر یا ایک ایک آپ مین سے اون آسمانی نشانیون مین میرا مقابلہ کرنا چاہین جو اولیاء الرحمن کے لازم حال ہوا کرتے ہین تو خداء تعالی تمھین شرمندہ کریگا اور تمھارے پردون کو پھاڑ دیگا) اب نہ معلوم کہ آپ کا کلام سچا ہے یا آپ کے پیشرو کا۔ کیا عجب ہے کہ جسطرح آپ کے پیشرو قرآن و حدیث کے نصوص کو تغیر و تبدل کر سکتے ہین۔ اوسیطرح آپ لوگ جو اون کے اتباع ہین خود اون کے اقوال کو رد و بدل کر سکتے ہون۔ پھر تو بحث کی ضرورت ہی کیا ہے کہ ہر چیز کے محو و اثبات پر اپنا ہی قبضہ ہے معاذ اللہ منہا علاوہ یہ کہ یہ قیود صاف کہہ رہے ہین کہ آپ لوگون کو حقیقت ظاہر کرنا منظور نہین ہے۔ کیونکہ آپ جیسے چند صاحبون کے سوا جتنے ہین وہ سب مکذب ہین سیوا اتنے لوگون کی ایک جا سے فراہمی خصوصاً مختلف المذاہب فرقے مثلاً مقلد و غیر مقلد و غیرہم کا اتفاق محض دشوار ہے۔ داعی خیر و طالب حق کے لئے تو ان قیود کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ ہر شخص کی تسکین کر دینا گو منفرداً ہی آوے اوس کے ذمہ واجب و لازم ہے۔

الحاصل

آپ نے جس صورت کو تائید آسمانی قرار دیا تھا وہ تو بشروطہا خود آپ کے پیشرو کے اقوال سے غیر معتبر نکلی و غلط ٹھہری جس پر آپ کی درخواست بلکہ دعوے کی ترکی تمام ہوگئی۔ کیونکہ آپ نے ثبوت دعوے مین صرف تائید آسمانی ہی کو اپنا مدار بنایا تھا۔ اور اوس کے لئے ایک صورت خاص پیش کی تھی۔ فَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ اب لیجئے ہماری بھی سنئے اور اظہار حق کے لئے اگر تائید آسمانی اور یہ کہ خدا کس کے ساتھ ہے اور اوسکا مقدس ہاتھ

کس کے سر پر ہے دیکھنا منظور ہو تو طریق مافوق الانتہا یہ ہے کہ بعض وہ امر آسمانی جس کے سنتے ہی بار رہے
نبی پاک صاحب لولاک روحی فداہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بمقابلہ منکرین دین حق مامور ہوئے
یعنے مباہلہ جو بفحواے آیہ کریمہ (فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا
نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ
لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ) قرآن پاک سے مستفاد ہے۔ اوسی کو تائید آسمانی قرار دیا۔ اور
اپنے نبی پاک کی اتباع کرنا چاہئے تاکہ احقاق حق اور ابطال باطل بطریق کامل ہو جاتا ہے۔ اور
جو عقوبت آجلہ کہ فریق باطل کے لئے مقرر ہے۔ عاجلاً اسی دار دنیا مین اوسکو پہنچ جاتی ہے ہم
یقیناً خداوند کریم جل شانہ کو گواہ رکھ کے آپ کے پیشرو کو مخاطب کرتے اور یہ کہتے ہین کہ ادہر
ہمارے بعض حضرات رفیقہم اس مباہلہ کے لئے اس بلدۂ حیدر آباد مین آمادہ ہین۔ پھر کیا دیر
ہے۔ بسم اللہ مرد میدان بنئے اور مباہلہ کے لئے آئے اور خداے پاک جلت عظمتہ سے رفع اشتباہ
چاہئے۔ مگر ضرور ہے کہ جب تک کسی فریق کو غلبہ نہ ہووے اور دوسرا ہلاک نہ ہووے تب تک دونون
فریق کے سرگروہ اوسی ایک جاے پر رہین اور اپنی اپنی دعاؤن اور روحی اثرون سے ایک
دوسرے پر اثر ڈالین۔ اور چاہئے کہ دعا کی قبولیت اور روحی اثر کے پورا ہونے کے لئے
دونون جانب کے پیشوا ترک غذا کرین تاکہ فیصلہ کو دیر نہ ہو اور جھوٹے سچے کا بہت جلد ظہور ہو
آپ کے پیشرو کو تو شیخ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکی شان اِنِّي أَبِيتُ عِنْدَ رَبِّي
يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي تھی۔ ہونیکا دعوے ہے۔ معاذ اللہ منہا۔ لیکن ہمارے حضرات کو تو
غلامی کی نسبت ہے پھر دیکھین کہ غذاے روحی و نوری سے کون اپنے جسم کی پرورش کرتا ہے

ترجمہ۔ پھر جو کوئی جھگڑے تم سے اسبات مین بعد اسکے کہ پہنچ چکا تمکو علم تو کہو آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتین
اور تمھاری عورتین اور اپنی جان اور تمھاری جان پھر دعا کرین اور اللہ کی لعنت ڈالین جھوٹون پر ۱۲ دیکھو ازالہ الاوہام صفحہ ۲۵
ترجمہ۔ ضرور مین اپنے پروردگار کے پاس رات رہتا ہون کہ وہ مجھکو کھلاتا اور پلاتا ہے ۱۲

اور کون پس پا ہو جاتا ہے۔ یہ ہے امر ربانی یہ ہے تایید آسمانی کہ پھر چون و چرا کا موقع ہی باقی نہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ امین والسلام علی من اتبع الہدیٰ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۵ آپ کے جواب کا انتظار سلخ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ تک کیا جائے گا در صورت سکوت آپ کا اور آپ کے پیرو کا مقابلہ سے عاجز اور اپنے دعوے مین کاذب ہونا مسلم ہوگا۔

الراقم

سید عبدالجبار قادری معتمد مجلس اہل سنت و جماعت حیدرآباد دکن ساکن محلہ قاضی پورہ قریب بوڑی عبداللہ بن علی جمعدار مرحوم مکان جناب مولانا و مرشدنا مولوی حافظ حاجی اعظم قاری شاہ محمد عمر صاحب قادری فیضہ شرکاء مجلس کے اسماء گرامی جنکی طرف سے مین معتمد ہون مفصلاً بروقت طبع درج ہونگے۔

مرقوم ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ م ۱۳ اگست ۱۹۰۱ء روز دوشنبہ

دستخط

سید عبدالجبار قادری



نشان شمار	اسماء گرامی *	سکونت	نشان شمار	اسماء گرامی	سکونت
۱	جناب مولوی حافظ شاہ محمد ظفر صاحب قادری	قاضی پورہ	۸	جناب مولوی سید شاہ یحییٰ صاحب قادری	قاضی پورہ
۲	جناب مولوی سید محمد حنیف صاحب قادری مفتی مجلس شریک	لال دروازہ	۹	جناب مولوی سید شاہ محمد باقر صاحب قادری	ایضاً
۳	جناب مولوی شاہ الٰہی بخش صاحب نقشبندی سابق صدر مدرس مدرسہ نظامیہ	ساحت عقب مسجد چوک	۱۰	جناب مولوی حافظ شاہ اسد اللہ صاحب نقشبندی	بازار نور الامرا
۴	جناب مولوی سید شاہ صلاح الدین صاحب شطاری	دبیر پورہ	۱۱	جناب مولوی شاہ غلام غوث صاحب نقشبندی	سکندرآباد
۵	جناب مولوی حافظ شاہ غلام غوث صاحب شطاری	ایضاً	۱۲	جناب مولوی شاہ امجد علی صاحب صوفی قادری	اندرون لال دروازہ
۶	جناب مولوی حافظ شاہ محمد صدیق صاحب شطاری	"	۱۳	جناب مولوی حکیم رکن الدین صاحب قادری	[illegible]
۷	جناب مولوی شاہ محمد عثمان صاحب قادری	قاضی پورہ	۱۴	جناب مولوی محمد رشید الدین صاحب قادری مددگار ...	بیرون لال دروازہ

۱۵	جناب مولوی میر احمد علی صاحب قادری	موسے باؤلی	۴۱	حاجی حکیم خواجہ علی صاحب درگاہ محمد محمود الدین صاحب بخشی	
۱۶	جناب مولوی سید عبد الباقی صاحب قادری	بازار گھانسی	۴۲	حاجی قاری محمد عبد القادر صاحب	یاقوت پورہ
۱۷	جناب مولوی ظاہر الدین صاحب قادری	جوہری گلی	۴۳	حاجی محمد مدنی صاحب قادری	״
۱۸	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب قادری	سلطان شاہی	۴۴	حاجی غلام محبوب صاحب	״
۱۹	جناب مولوی محمد عبد العزیز صاحب مہتمم دار العلاج	دار الشفا	۴۵	حاجی غلام حسین صاحب	״
۲۰	جناب مولوی ڈاکٹر محمد عبد الرحمن صاحب	״	۴۶	محمد غوث صاحب	״
۲۱	جناب مولوی علی حسین صاحب قادری	״	۴۷	منشی عبد القادر صاحب	مغلپورہ
۲۲	جناب مولوی شیخ احمد صاحب قادری	مغل پورہ	۴۸	منشی عبد الرحمن صاحب	״
۲۳	جناب مولوی سید حسن صاحب وکیل	نظام آباد ضلع	۴۹	سید محمد ابو البقا صاحب	ملک پیٹھ
۲۴	جناب مولوی شیخ ندیم اللہ حسینی صاحب قادری	دبیر پورہ	۵۰	حاجی بشیر صاحب چاؤش	قاضی پورہ
۲۵	جناب مولوی سید شاہ بہاء الدین صاحب شطاری	״	۵۱	میر عسکر علی صاحب	سعد پورہ
۲۶	جناب مولوی سید شاہ علاء الدین صاحب شطاری	״	۵۲	سید محبوب علی صاحب عرف جید حسن	״
۲۷	جناب مولوی حافظ محمد امین صاحب قادری	چادر گھاٹ	۵۳	عبد اللہ صاحب	״
۲۸	جناب مولوی محمد صدر الدین صاحب	چاؤنی مرتضی گنج	۵۴	خواجہ محمود صاحب	״
۲۹	جناب مولوی عبد الحفیظ صاحب	لال دروازہ	۵۵	حافظ محبوب خان صاحب	فیل خانہ شکاری
۳۰	جناب مولوی محمد عبد الصمد صاحب	سعد پورہ	۵۶	سید احمد علی صاحب	قاضی پورہ
۳۱	جناب مولوی زین العابدین صاحب	سلطان شاہی	۵۷	کریم الدین صاحب	پرانی حویلی
۳۲	جناب مولوی غلام دستگیر صاحب منصبدار	لال دروازہ	۵۸	جناب منشی عباس علی صاحب	قادری چمن
۳۳	جناب مولوی محمد یٰسین صاحب		۵۹	محمد علی صاحب	״
۳۴	جناب مولوی عبد القدیر خان صاحب	یاقوت پورہ	۶۰	فقیر محمد صاحب	شاہ علی بنڈہ
۳۵	جناب مولوی حافظ احمد شریف صاحب	ملے آباد	۶۱	سید امام صاحب	شکر گنج
۳۶	جناب مولوی سید محمد بن نعمت اللہ صاحب	علی باغ بازار	۶۲	حاجی شیخ فرید صاحب	سلطان شاہی
۳۷	جناب مولوی یتیم صاحب عرب	ملے آباد	۶۳	احمد علی صاحب	״
۳۸	جناب مولوی جعفر علی صاحب	گولی گوڑہ	۶۴	عبد الوہاب صاحب	
۳۹	جناب سید محی الدین صاحب قادری	شکر گنج	۶۵	سید عبد اللہ صاحب	کہنہ گوشہ محل
۴۰	حاجی عباس علی صاحب مرشد منشی	حویلی کہنہ	۶۶	حبیب عبد روس صاحب	فرد محل

۶۷	سید غوث صاحب	سلطان شاہی	۹۳	حاجی علی صاحب	بازار گھانسی
۶۸	فیروز علی صاحب	گھانسی بازار	۹۴	شیخ محبوب صاحب	شیر گل
۶۹	محمد غوث صاحب		۹۵	فقیر عبد اللہ صاحب	علی آباد
۷۰	غلام نبی صاحب	چوڑی بازار	۹۶	حاجی محمد یعقوب صاحب	سلطان شاہی
۷۱	حسن علی صاحب	فتح دروازہ	۹۷	جناب محمد فصیح الدین صاحب	بیدر
۷۲	حسام الدین صاحب	سلطان شاہی	۹۸	جناب شمس الدین صاحب منصبدار	مغلپورہ
۷۳	حبیب عمر صاحب	مغلپورہ	۹۹	جناب سید شاہ حیدر علی صاحب	پلکل
۷۴	عمر صاحب	"	۱۰۰	جناب بہادر علی خان صاحب	
۷۵	جناب سید علی صاحب قادری	قاضی پورہ	۱۰۱	جناب محمد یوسف صاحب	بیگم بازار
۷۶	غلام محی الدین صاحب	بیگم بازار	۱۰۲	جناب صاحب حسین صاحب	لال دروازہ
۷۷	غلام دستگیر صاحب	گولی پورہ	۱۰۳	جناب شیخ حسین صاحب دفعدار کوتوالی	"
۷۸	ولی محمد صاحب	لال دروازہ	۱۰۴	جناب محمد حسین صاحب دفعدار	
۷۹	محمد یوسف صاحب	دبیر پورہ	۱۰۵	جناب نصیر الدین صاحب	نظام آباد
۸۰	رحمان خان صاحب	چنچل گوڑہ	۱۰۶	جناب محمد حسین صاحب صدیقی	مدراس
۸۱	برہان الدین صاحب	یاقوت پورہ	۱۰۷	جناب کمال محمد خان جمعدار پلٹن گوشہ محل	
۸۲	محمد حنیف صاحب	پتھر گٹی	۱۰۸	جناب غلام محی الدین صاحب	بگی باؤلی
۸۳	عبد الرحمن صاحب سوداگر	سکندرآباد	۱۰۹	جناب محمد علی صاحب	شاہ علی بنڈہ
۸۴	عبد الغنی صاحب سوداگر	"	۱۱۰	جناب عبد الرحمن صاحب	[illegible]
۸۵	محمد مسعود صاحب	گولی گوڑہ	۱۱۱	جناب سید غوث صاحب دفعدار	شاہ علی بنڈہ
۸۶	غوث الدین صاحب داروغہ تحویلات	سلطان شاہی	۱۱۲	جناب شہاب الدین خان صاحب جمعدار	"
۸۷	شیخ ابوبکر صاحب	مسجد کلیانی	۱۱۳	جناب سید عباس صاحب	علی آباد
۸۸	حاجی علی یمنی صاحب	فتح دروازہ	۱۱۴	جناب محبوب علی خان صاحب جمعدار	چنچل گوڑہ
۸۹	مبارک شاہ صاحب	سکندرآباد	۱۱۵	جناب سردار خان صاحب	[illegible]
۹۰	عبد الرؤف صاحب	"	۱۱۶	جناب عبد الغفور صاحب	چار مینار
۹۱	محمد حسین صاحب	"	۱۱۷	جناب شیخ [illegible]	پل کہنہ
۹۲	محمد سالار صاحب	شیر گل	۱۱۸	جناب سردار خان صاحب سوار	[illegible]

۱۱۸	جناب شیخ فرید الدین صاحب	[illegible] پورہ	۱۴۴	جناب [illegible] احمد [illegible]	[illegible]
۱۱۹	جناب احمد علی صاحب	״	۱۴۵	جناب غلام حسین صاحب	[illegible]
۱۲۰	جناب عبد القادر صاحب	کنگی باؤلی	۱۴۶	جناب [illegible] صاحب	״
۱۲۱	جناب میر فضل حسین صاحب		۱۴۷	جناب داؤد صاحب	برکی باؤلی
۱۲۲	جناب علی [illegible] صاحب	[illegible] پورہ	۱۴۸	جناب محمد یعقوب صاحب	چاؤڑی [illegible]
۱۲۳	جناب غلام نبی صاحب	فتح دروازہ	۱۴۹	جناب غلام رسول صاحب	
۱۲۴	جناب علی بن ناصر صاحب	بازار گھانسی	۱۵۰	جناب شیخ داؤد صاحب	کمان وان
۱۲۵	جناب حاجی عبد المومن صاحب		۱۵۱	جناب عبد الرحمن صاحب	
۱۲۶	جناب محمد حیات صاحب خوشنویس		۱۵۲	جناب سید قمر الدین صاحب	چار کمان
۱۲۷	جناب فضل علی صاحب	قمرت	۱۵۳	جناب احمد محی الدین صاحب	دار الشفا
۱۲۸	جناب کریم الدین صاحب	قادری چمن	۱۵۴	جناب محمد رضا صاحب	فتح دروازہ
۱۲۹	جناب حاجی اسلم صاحب	فتح دروازہ	۱۵۵	جناب شیخ سلیمان صاحب	
۱۳۰	جناب سعید صاحب	کنکشہ	۱۵۶	جناب یوسف صاحب	اکلہ بیشہ
۱۳۱	جناب عبد الرحیم صاحب	یاقوت پورہ	۱۵۷	جناب لطیف صاحب	״
۱۳۲	جناب محمد حسن صاحب	فیل خانہ	۱۵۸	جناب محمد خواجہ صاحب	״
۱۳۳	جناب شہاب الدین صاحب		۱۵۹	جناب محمد پیران صاحب	״
۱۳۴	جناب غلام محی الدین صاحب	بیگم بازار	۱۶۰	جناب خیراتی صاحب	سلطان شاہی
۱۳۵	جناب محمد قاسم صاحب	کوچہ بالکنڈ	۱۶۱	محمد حیات علی صاحب	پیشہ کوچہ
۱۳۶	جناب حقیر عبد اللہ صاحب	سکندر آباد	۱۶۲	جناب عمر نواز خان صاحب	اقبار چوک
۱۳۷	جناب مرزا جبار علی بیگ صاحب	״	۱۶۳	جناب محمد محبوب علی صاحب	بازار گھانسی
۱۳۸	جناب سالم بن محمد صاحب مستقلی	لاڈ بازار	۱۶۴	جناب مولوی حاجی سید شاہ محمود کی صاحب قادری	ساکن قاضی پورہ
۱۳۹	جناب شیخ امام صاحب		۱۶۵	جناب مولوی محمد عبد القدیر صاحب صدیقی مدرس دار العلوم حیدرآباد	ساکن پتھر گٹی
۱۴۰	جناب سید بیاں صاحب	ملک پیٹھ			
۱۴۱	جناب سید نور صاحب جمعدار	״	۱۶۶	جناب مولوی سید شاہ مصطفی صاحب قادری مدرس دار العلوم حیدرآباد	ساکن شیخ علی آباد
۱۴۲	جناب محمد اسمعیل صاحب	[illegible] گنج			
۱۴۳	جناب محمد بن احمد [illegible]	[illegible]		تمت	

